تھراتی اور کانپتی تھی جدھر رخ کرتے تھے۔ بڑی بڑی فوجیں میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ جاتی تھیں تمام دنیا میں ان کی سلطنت تھی۔ کسی کو ان کے مقابلے کی تاب نہ ہوتی تھی آج بھی اگر مسلمان اپنے میں وہ ایمانی شان پیدا کرلیں جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے والے مسلمانوں میں تھی تو ان کو بھی وہی کامیابی ہو سکتی ہے جو صحابہؓ کو حاصل تھی خدا سے دعا ہے کہ رب العزۃ ہمیں توفیق دے کہ ہم قرآنی تعلیمات اور فرامین نبویؐ نیز اسوۂ صحابہ پر عمل کر کے دنیا میں ترقی حاصل کریں۔ آمین

واٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ؂

خیر مقدم

یہ نظم جمعیۃ الخطابہ مدرسہ رحمانیہ دہلی کے سال ہستم کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲ ر ذیقعدہ ۵۸ھ کے موقع پر پڑھی گئی جو بے حد پسند کی گئی +

(از جناب محمد شریف صاحب اشرف متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

گلشنِ رحمانیہ میں آئی ہے تازہ بہار
پتے پتے سے عیاں ہے قدرتِ پروردگار

کچھ دنوں تھی صحنِ گلشن میں خزاں چھائی ہوئی
ذرہ ذرہ گلستاں کا ہو گیا پھر لالہ زار

قمریاں مستور جو تھیں بر سرِ عام آگئیں
چہچہاتی پھر رہی ہیں ڈالیوں پر صد ہزار

ہمدمو! پھر اس چمن میں آئی ہے پہلی سی شان
جھومتی ہے وجد میں ہر سو نسیم مشکبار

یعنی ہے بزمِ خطابت خوب گرمائی ہوئی
انجمن کا ہر مقرر ہے یہاں پر شعلہ بار

ہر مقرر کی یہ حالت بزم میں ہے ہم نفس
نشۂ توحید میں ہے جھومتا مستانہ وار

حشر تک قائم رہے یہ انجمن با عز و شاں
ہر بشر کے منہ سے نکلی یہ دعا بے اختیار

موتیوں سے بھر لے دامن اشرفِ شیریں بیاں
لٹ رہے ہیں یاں پہ گوہر اور جواہر بے شمار